

نائب محدث اعظم پاکستان اور

رد بد مذہبیت

مصنف۔ مناظر اسلام پاسبان مسلک رضا مفتی کاشف اقبال مدنی صاحب

صاحب رشد و ہدایت

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا

وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

نائبِ محدثِ اعظم، مخدومِ اہلسنت، رہبرِ شریعت و طریقت، منبعِ علم و فضلِ سیدی و
سندی و مرشدی حضرت علامہ الحاج ابو محمد محمد عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلا ریب فنا
فی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر
لمحہ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مظہر اور ہر ساعت عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے معمور تھی۔

آپ کے والد محترم حضرت مولانا صوفی دین محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت
عبادت گزار، نیک بزرگ اور حضورِ قبلہ سیدی محدثِ اعظم قدس سرہ کے پیرو بھائی تھے۔

آپ خاندانِ مغلیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ سالِ ولادت غالباً ۱۳۴۸ھ تھا اور
آپ کا آبائی وطن ضلع گورداسپور (بھارت) ہے۔ پاکستان بننے پر لائلپور (فیصل آباد) کے
قریب گاؤں گڈیاں میں سکونت اختیار کی۔ وہاں کارخانہ قائم کیا اور اپنے والد محترم کے
ساتھ کام کرنے لگے۔ آپ کی طبیعت پر تقویٰ و پرہیزگاری اور روحانیت کا گہرا غلبہ تھا۔ نماز
و اذکار کی پابندی کرتے۔ ایک مرتبہ کسی کام سے لائلپور تشریف لائے۔ قبلہ محدثِ اعظم
قطبِ عالم علامہ محمد سردار احمد قدس سرہ کی زیارت کی۔ ان کی محبتِ دل میں اتر گئی۔ والد
محترم کی اجازت سے جامعہ رضویہ میں داخلہ لیا اور تمام کاروبار چھوڑ کر تحصیلِ علم دین میں
شب و روز ایک کیا۔ سرکارِ محدثِ اعظم قدس سرہ کے دستِ حق پرست پر بیعت بھی ہوئے۔

قریباً گیارہ برس ان کی صحبت میں گزارے اور دورہ حدیث و تفسیر تک تعلیم اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت پائی۔

بعد ازاں شکر گڑھ کے علاقہ میں کچھ عرصہ تبلیغ دین کا کام کیا۔ پھر سمندری کی سر زمین کوئٹہ فیوض و برکات بنایا۔ حضور قبلہ مرشدی ان علماء عارفین میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی مسلک اہلسنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت میں وقف کر رکھی تھی۔ علم و فضل میں شریعت مطہرہ کی زندہ تصویر تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ زندگی کے ہر شعبہ میں متبع سنت، تصنع اور تکلف سے نفرت اور تواضع و انکساری سے محبت فرمانے والے تھے۔

اس پُر فتن دور میں جب کہ ہر طرف بدعتیہ کی اندھیریاں اور طوفان زوروں پر ہیں اللہ کے محبوب ﷺ کے حقیقی نائب سیدنا امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ اور آپ کے صحیح متعلقین ہیں۔ امام احمد رضا کے لشکر کے سپاہیوں میں سے ہمارے اس زمانہ حال میں اسی دینی فریضہ کو باحسن طریقے سے سرانجام دینے والے ہمارے شیخ طریقت نائب محدث اعظم پاکستان نقشہ اعلیٰ حضرت سراج العارفین زینت الاولیاء حقیقی پاسبان مسلک رضا بلکہ فنا فی الرضا حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولانا ابومحمد محمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ ہیں۔ سیدی و مرشدی حضرت مولانا ابومحمد محمد عبدالرشید قادری رضوی علیہ الرحمۃ نے اپنی ساری زندگی عشق مصطفیٰ ﷺ کا درس دیا اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ کی ہر ممکن سرکوبی فرمائی، دین متین کے تمام دشمنوں کے خلاف زبردست جہاد فرمایا اور کبھی بھی اپنے موقف میں نرمی نہ دکھائی، ہر طرح کی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا مگر بد مذہبوں سے کوئی سمجھوتہ نہ کیا۔

سیدی مرشدی نائب محدث اعظم مولانا ابومحمد محمد عبدالرشید قادری رضوی صاحب

علیہ الرحمۃ کو جب بھی پتہ چلتا کہ فلاں علاقے میں فلاں باطل فرقے والے اہل سنت کے حق مذہب پر حملوں میں مصروف ہیں تو بے چین ہو جاتے اور جب تک ان کی سرکوبی کی صورت نہ نکلتی بے چینی کی کیفیت جاری رہتی۔ میں نے حضور والا کو ہر وقت عظمت مصطفیٰ ﷺ کے فروغ اور دشمنان مصطفیٰ ﷺ کی سرکوبی کی سوچ و پچار میں دیکھا بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے یہ شیر (مولانا ابومحمد محمد عبدالرشید) اپنے محبوب سید الانبیاء باعث تخلیق کائنات ﷺ کے دشمنوں اور باغیوں کے رد کے لیے پیدا کیا تھا جس کی رگ رگ میں رضا کے نیزے کی برق باریاں دوڑ رہی تھیں تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔

شکر گڑھ کے علاقے میں پہلے بد مذہبوں دیوبندیوں وہابیوں نے اپنا تسلط جما رکھا تھا اور وہ سادہ مزاج لوگوں کے ایمان سے کھیل رہے تھے۔ اہل سنت و جماعت کی ایک ہی مرکزی جامع مسجد تھی جس میں بھی صلح کلی علماء کا دخل رہتا تھا اور باقی تمام مساجد پر دیوبندیوں وہابیوں نے قبضہ جما رکھا تھا۔ وہابیوں نے اپنے مولوی خداداد اور دیوبندیوں نے اپنے مولوی عبدالجید کی سرپرستی میں اپنے مسالک کے فروغ کا کام بڑی تیزی سے شروع کر رکھا تھا مگر دوسری طرف اہل سنت و جماعت کی طرف سے کوئی عالم دین ایسا وہاں موجود نہ تھا جو وہابیوں دیوبندیوں کا منہ بند کرتا اسی لیے وہابیہ دیوبندیہ نے اہل سنت پر حملوں کی بھرمار کر رکھی تھی۔ اس خطرناک اور سنگین صورت حال کو دیکھتے ہوئے بعض دردمند سنی حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ آف گجرات کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری صورت حال عرض کی۔ قبلہ مفتی صاحب کے مشورہ سے شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ نے جس مرد قلندر کو فتنوں کی سرکوبی کے لیے مقرر کیا وہ مولانا ابومحمد محمد عبدالرشید صاحب علیہ الرحمۃ تھے۔ حضرت شیخ القرآن علیہ الرحمۃ کے حکم مبارک پر

رمضان المبارک 1962ء میں خطبہ جمعہ کے لیے حضرت مولانا ابو محمد محمد عبدالرشید صاحب علیہ الرحمۃ شکر گڑھ تشریف لائے۔ آپ نے اپنے پہلے خطاب ذیشان میں ہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا۔ عوام الناس نے آپ کی زبان کی تاثیر اور احقاق حق اور ابطال باطل دیکھا تو آپ کے گرویدہ ہو گئے اور لوگوں نے آپ کو باصرار مستقل قیام شکر گڑھ کے لیے راضی کر لیا۔ آپ نے شکر گڑھ میں مسلک اہل سنت و جماعت کو خوب اجاگر کیا اور امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی فکر کی ترویج و اشاعت فرمائی۔ دیوبندیوں و ہابیوں کا دلائل سے خوب پوسٹ مارٹم کیا، ان کے عقائد و نظریات سے عوام الناس کو باخبر کیا، کسی بھی بد مذہب خواہ وہ دیوبندی ہو یا وہابی یا قادیانی یا شیعہ یا کوئی صلح کلی کی کبھی بھی کوئی رعایت نہ کی بلکہ ان کی ہر طرح سے تردید کی۔ صورت حال یہ ہو گئی کہ وہابیہ دیوبندیہ پر آپ کے نام سے کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ کوئی بھی بد مذہب آپ کے مقابلے میں آنے کی جرات نہ کرتا تھا۔ شہید اہل سنت حضرت مولانا اکرم رضوی علیہ الرحمۃ ایک شعر پڑھا کرتے تھے تو اس شعر کے مصداق آپ بھی بنتے ہیں وہ شعر یہ ہے:

شیر بر خدا نے مجھ کو بنایا۔ ایسا
بد مذہبوں کے میں نے چھکے چھڑا دیے ہیں

اس صورت حال میں آپ کو کئی صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑا۔ کئی مصائب و آلام آئے مگر آپ نے زندگی کے ہر موڑ پر پوری استقامت کا مظاہرہ فرمایا اور اللہ کے محبوب ﷺ اور صحابہ کرام اہل بیت عظام کے دشمنوں سے کبھی سمجھوتہ نہ کیا اور کبھی درمیان میں مصلحت نہ آنے دی بلکہ مصلحت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ پر کئی مقدمات چلائے گئے مگر آپ کے قدم استقامت با کرامت میں کبھی لغزش نہ آئی اور بد عقیدہ لوگوں کا آپ نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

ایک دفعہ شیعوں نے آپ پر مقدمہ کر دیا تو آپ ان کی کتابیں لے کر عدالت میں جلوہ فرما ہو گئے اور جج سے فرمایا کہ ان شیعوں سے کہو کہ ہماری بات نہیں مانتے نہ مانیں اپنے بڑوں کی کتابوں کو تو مان لیں۔ شیعوں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن جج نے اس صورت حال میں آپ کی گفتگو سے متاثر ہو کر شیعہ سے کہا کہ تم حضرت مولانا صاحب کا جواب دو، جب تمہاری کتب ان کے مسلک کی تائید کر رہی ہے تو میں ان کو کیسے جھٹلا سکتا ہوں۔

تاریخ بغداد میں حدیث شریف ہے کہ: ”جو شخص اپنے دل میں بد مذہبوں سے بغض اللہ کی رضا کے لیے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا دل نور ایمان سے بھر دیتا ہے۔“ حضرت شیخ طریقت مولانا ابو محمد محمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ کا اس حدیث مبارکہ پر بھی پورا پورا عمل تھا۔ ایک دفعہ آپ کی والدہ ماجدہ کے وصال کے موقع پر مشہور دیوبندی مولوی ضیاء الرحمن فاروقی اپنی سیاسی وجوہات کی بنا پر آپ کے ہاں فاتحہ و تعزیت کے لیے آیا مگر آپ نے اس سے کوئی تعزیتی کلمہ بھی قبول نہ فرمایا بلکہ اسے دیوبندیوں کے کفریات سے توبہ تائب ہونے کی تلقین کی اس طرح وہ ذلت و رسوائی کو سمیٹتا ہوا چلا گیا۔ یہ روایت مولانا قاری محمد حامد رضا صاحب کی ہے۔ شکر گڑھ کے علاقے میں اہل سنت کی پہچان اور بد عقیدہ دیوبندیت و ہابیت کا بطلان حضرت شیخ طریقت مولانا ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی علیہ الرحمۃ کا سنہری کارنامہ ہے۔

گو جرنوالہ میں بھی آپ نے احقاق حق اور ابطال باطل کا حق ادا فرمایا۔ یہاں بھی وہابی دیوبندی آپ سے بہت خائف تھے بلکہ کئی صلح کلی حضرات یہ کہنے لگے کہ مولانا صاحب تو ہر وقت بد مذہبوں کے ہی پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ آپ اکثر تبلیغی سلسلہ میں مختلف

مقامات پر بھی تشریف لے جاتے اور وہاں بھی عقائد اہل سنت کو مضبوط دلائل سے ثابت فرماتے اور بدعقیدہ لوگوں کی حقیقت عوام الناس کے سامنے ظاہر فرماتے۔ آپ نے ہمیشہ خدا جل جلالہ و رسول ﷺ کے دشمنوں کا ناطقہ بند کیا اور اسی پر ساری زندگی گزاری۔

آپ نے ان بدعقیدہ لوگوں پر اتمام حجت اور عوام اہل سنت کے اطمینان اور اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنے کے لیے ان بدعقیدہ لوگوں سے متعدد مناظرے کیے اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی اور وہابی دیوبندی بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ خانوال کا مناظرہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو کہ اس وقت بڑا مشہور ہوا تھا۔ اسی طرح 468 گنبد نزدسمندری میں آپ نے دیوبندیوں سے بڑا زبردست مناظرہ فرمایا۔ اس مناظرہ میں دیوبندیوں کی کفریہ عبارات دکھانا متعین تھا۔ آپ کے مد مقابل دیوبندی مولوی تھے مگر دیوبندیوں کو اس قدر ذلت ہوئی کہ دیوبندی مولویوں کو لکھنا پڑا کہ واقعی ان کی کتب میں کفریہ عبارات موجود ہیں۔ اس مناظرہ سے متاثر ہو کر سینکڑوں دیوبندیوں نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کی اور سنی ہونے کا اعلان کیا یہاں تک کہ جس مسجد میں مناظرہ ہوا تھا اس مسجد کا امام بھی دیوبندی تھا اس نے بھی قبول اسلام کا اعلان کر دیا۔

اس کے علاوہ بھی شیخ طریقت نائب محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے بد مذہبوں سے متعدد مناظرے فرمائے جن میں بدعقیدہ وہابیوں دیوبندیوں شیعہوں کو ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

لاہور کے قریب ایک گاؤں میں مشہور وہابی مولوی عبدالقادر روپڑی سے مسئلہ حاضر و ناظر پر مناظرہ ہوا۔ آپ نے ایک حدیث شریف پیش کی کافی رات گزر چکی تھی حدیث کا حوالہ صبح دکھانا طے ہوا۔ جب صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہابیہ نے راہ فرار اختیار کر لی

اور بھاگتے وقت یہ کہہ گئے کہ اگر مولانا ابو محمد محمد عبدالرشید صاحب حدیث دکھلا دیں تو کہہ دینا حدیث ضعیف ہے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ وہ حدیث کتنی ضعیف ہے جس نے روپڑی کو دوڑا دیا ہے۔ آپ روپڑی کو رو۔۔۔ پڑی فرمایا کرتے تھے۔

شیخ طریقت نائب محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے ساری حیات طیبہ اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے گستاخ بے ادبوں کے خلاف زبردست جہاد فرمایا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہابیہ کے رد میں کوئی مصلحت آگئی ہو بلکہ کئی جگہ ایسا ہوتا کہ کسی گاؤں میں بد مذہبوں کی کثرت ہوتی جہاں بڑے بڑے علماء جانے سے گھبراتے وہاں بھی حضرت بخوشی تشریف لے جاتے اور وہاں بے خوف و خطر حق بات بیان فرماتے اگر کوئی روکتا کہ حضور مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کا رد نہ کیا جائے تو آپ پہلے سے زیادہ بد مذہبوں کا رد فرماتے۔

ایک مرتبہ شکر گڑھ کے قریب ایک گاؤں میں شیعہ ملعونہ کے ردِ بلیغ کے لیے تشریف لے گئے تو وہ مسلح ہو کر مسجد میں آ گئے۔ سنی تعداد میں تھوڑے تھے شیعہ زیادہ تھے لہذا سنی کھسکا شروع ہو گئے یہاں تک کہ حضور والا بیان فرماتے ہوئے اکیلے رہ گئے اور شیعہ کا شدید ردِ بلیغ کیا۔ شیعہ نے مداخلت کی کوشش کی حضور والا نے دشمنانِ صحابہ کو لاکار کر فرمایا کہ مجھے حضور سید عالم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت کی خاطر موت بھی قبول ہے اور ایسی موت شہادت ہے اور یاد رکھو فقیر موت سے ہرگز نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضور سید عالم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے آپ محفوظ و مامون رہے اور ان شیعہ میں آگے بڑھنے کی جرأت پیدا نہ ہوئی اور وہ مبہوت ہو کر چلے گئے۔ اسی طرح شیعہ کے رد کے لیے آپ ایک گاؤں میں تشریف لے گئے وہاں بھی شیعہ کی اکثریت تھی آپ نے بیان شروع کیا تو شیعہ نے پولیس کو بلوایا۔ پولیس آفیسر نے کہا کہ مولوی صاحب تقریر

بند کردو۔ فرمایا فقیر اپنا بیان جاری رکھے گا تم فقیر کی تقریر لکھو اور اپنی عدالت میں میرے خلاف مقدمہ کرو فقیر کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ پولیس کی مداخلت کے باوجود آپ نے شیعہ کے رد میں تین گھنٹے خطاب فرمایا۔

محترم محمد قاسم عطاری صاحب نے فقیر سے بیان کیا کہ نئی سمندری میں وہابیہ نے بڑا شور مچا رکھا تھا۔ حضور والا نائب محدث اعظم علیہ الرحمۃ کبھی کبھار وہاں نماز فجر کے بعد درس دینے کے لیے تشریف لے جاتے۔ ایک دن وہابیہ نے اپنے مولوی کو بلوایا۔ اس نے درس دینا شروع کیا حضور والا اپنے مدرسہ میں تشریف فرما تھے کسی نے اس کی اطلاع دی تو آپ فوراً تانگہ منگوا کر نئی سمندری تشریف فرما ہوئے اور سپیکر میں وہابیہ کا مدلل رد فرمایا۔ وہابیوں کے پاس حضرت کے دلائل کے جوابات کہاں تھے انہوں نے لاؤڈ سپیکر میں کہا کہ مولوی عبدالرشید مسجد سے باہر آؤ ہم تمہاری راہ میں تمہیں پکڑیں گے۔ وہابیہ مسلح ہو کر باہر بازار میں جمع ہو گئے ادھر لوگوں کا جم غفیر اکٹھا ہو گیا حضور والا نے تانگہ منگوایا اور اکیلے ہی تانگہ پر تشریف فرما کر واپسی کو روانہ ہوئے مگر کسی وہابی میں جرات نہ ہو سکی کہ آپ کے تانگے کو روک سکتا۔

حضور والا جہاں تشریف لے جاتے وہاں کی صورت حال کے پیش نظر بیان فرماتے۔ اگر بد مذہبوں کی تبلیغ و اشاعت کا سنتے تو وہاں پھر موضوع بھی بدل جاتا۔ اور صرف انہی بد مذہبوں کا رد کرتے۔ فقیر راقم الحروف نے کئی مواقع پر آپ کا ایسا ہی طرز گفتگو دیکھا ہے۔ سانگلہ ہل کے قریب کوٹلہ میں ایک جلسہ میں خطاب کے لیے حضور والا تشریف لے گئے۔ وہاں ایک وہابی نے سوال جواب شروع کر دیے تو آپ نے پورا بیان ذیشان ہی رد وہابیت پر فرمایا۔

شاہ کوٹ کے قریب اسلام نگر میں خطاب کے لیے تشریف فرما ہوئے تو لوگوں نے بتایا کہ یہاں وہابی اہل سنت پر فتوے بازی بڑی کرتے ہیں تو جلال میں آگئے اور پورا خطاب رد و ہابیت پر فرمایا اور وہابیوں کو جواب دینے کی جرأت نہ ہو سکی۔

ایک مرتبہ ایک بد مذہب نے کہا کہ مولوی عبدالرشید صاحب میرے پاس علم تو نہیں ہے میرے ساتھ بانہہ پکڑ لے جو جیت گیا وہ سچا ہوگا۔ آپ اس کے لیے بھی تیار ہو گئے اور فرمایا کہ مجھے یہ بھی منظور ہے مگر بد مذہب نے اس میدان سے بھی راہ فرار ہی میں اپنی عافیت سمجھی۔ (اے کاش! وہ اپنی بانہہ (بازو) پکڑا دیتا!)

لوگوں کے عرض کرنے پر جہاں تبلیغ دین اور مسلک اہل سنت کے دفاع کی ضرورت محسوس فرماتے تشریف لے جاتے۔ صرف سمندری شریف اور شکر گڑھ میں ہی نہیں بلکہ ہزاروں مقامات پر مسلک اہل سنت کے دفاع اور بد مذہبوں کے رد کے لیے تشریف لے گئے اور امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے مسلک کی خوب ترویج فرمائی۔

شیخ طریقت نائب محدث اعظم علیہ الرحمۃ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے تو عاشق زار تھے اور امام احمد رضا کے مسلک کے حقیقی ترجمان اور پاسبان تھے۔ آپ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ مبارکہ کے سامنے کسی کی بات کو اہمیت نہ دیتے تھے۔ سیدی امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے بد عقیدہ لوگوں سے عوام الناس کو جو باخبر کیا وہ امام احمد رضا کا ملت اسلامی پر بہت بڑا احسان ہے۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ حضور سید عالم ﷺ کے وکیل کی حیثیت سے بد عقیدہ لوگوں کا رد فرماتے تھے اور آپ نے اپنی حیات طیبہ میں اسی کا درس دیا:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہو چوروں کی رکھوالی ہے

نائبِ محدث اعظم شیخ طریقت مولا ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی علیہ الرحمۃ نے امام احمد رضا کی اسی فکر کی ترویج کے لیے نہ صرف جلسوں اور محافل میں بد مذہبوں کا رد و ابطال فرمایا بلکہ اس کے لیے انہوں نے جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام سمندری بھی قائم فرمایا جس میں قرآن مجید، تفسیر، فقہ، حدیث، صرف و نحو وغیرہ کی خود بھی تدریس فرمائی اور ساتھ ساتھ عقائد کی بھی تصحیح فرماتے اور بد عقیدہ لوگوں کی نقاب کشائی فرماتے تھے تاکہ لوگ بد عقیدہ لوگوں سے ایمان محفوظ کر سکیں۔

آپ نے درس و تدریس کے ذریعے عظمتِ رسول ﷺ، عظمتِ صحابہ و اہل بیت کے دفاع کے لیے عظیم لشکر تشکیل دیا ہے۔ آپ کے شاگرد و مرید پوزے گلک میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی اسی اہم فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں۔

جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام سمندری شریف میں آپ نے تبلیغِ دینی و مسلکِ اہل سنت کے فروغ و دفاع اور ردِ بد مذہبوں کے لیے سال میں دو دورے تجوید و قرأت کے مقرر فرمائے جس میں تجوید و قرأت کے علاوہ اصلاحِ عقائد اور ردِ بد مذہبوں پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے شاگرد و ہابیوں کے خلاف ایک زبردست دفاعی فوج کی صورت میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ نیز جب آپ لوگوں کو بیعت فرماتے تھے تو اس وقت تمام بد مذہب بد عقیدہ لوگوں کے سے بچنے کی تلقین فرماتے تھے۔

آپ تمام بد مذہبوں کا رد صرف اس لیے فرماتے تھے کہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں۔ قارئینِ کرام! قابلِ غور بات یہ ہے کہ اس پُر فتن دور میں ہم صرف اپنی خاطر لڑتے ہیں مگر نائبِ محدث اعظم کی لڑائی اپنی خاطر نہیں تھی رسول اللہ ﷺ کی عظمت کی خاطر تھی۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ فقیر کسی کو گالی نہیں دیتا دشمنانِ مصطفیٰ ﷺ کو بے نقاب ضرور کرتا ہوں اگر یہ جرم ہے تو مجھے ہزار بار قبول ہے۔ قارئینِ کرام! غیرتِ ایمان اس بات کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی غیرتِ ایمان کی خیرات نائبِ محدثِ اعظم پاکستان سیدی مولانا ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی علیہ الرحمۃ کو بھی عنایت فرمائی تھی۔ اہل باطل اور بد عقیدہ لوگوں کے لیے ان کے ہاں کوئی لچک نہ تھی وہ بد عقیدہ اور بد مذہب لوگوں کے لیے سیدنا امام احمد رضا بریلوی اور سیدنا محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب اور شیر بیشہ اہلسنت مولانا محمد حشمت علی صاحب علیہم الرحمۃ کا خنجر خونخوار تھے۔ چونکہ عشق و محبت رسول ﷺ ان کی زندگی کا جلی عنوان تھا اس لیے نائبِ محدثِ اعظم سیدی و مرشدی مولانا ابو محمد محمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ نے نہ صرف وہابیوں دیوبندیوں شیعوں اور قادیانیوں کے خلاف جہاد کیا بلکہ ان لوگوں کا بھی سرعام شدید رد کیا جو دشمنانِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ میل و جول رکھتے تھے۔ انہوں نے ایسے نام نہاد سنی حضرات سے بھی تعلق رکھنا گوارا نہ فرمایا جن پر دشمنانِ دین کا سایہ پڑ چکا تھا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کا کہنا ہے سچی بات یہ ہے کہ صلح کلیت بہت آسان ہے مگر مولانا صوفی ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی ہونا اور **ونخلع ونترک من یفجرک پر حرف بحرف عمل کرنا بہت مشکل کام ہے۔**

جس طرح سیدی محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ نے صلح کلیت کا شدید ردِ بلغ فرمایا، کسی بد عقیدہ سے کبھی ہاتھ نہ ملایا، کسی بد عقیدہ کی محافل کو رونق نہ بخشی، کسی بد عقیدہ کی اولاد کے نکاح نہ پڑھائے، کسی بد عقیدہ کے ساتھ مخلوط جلسوں میں تشریف فرمانہ ہوئے، ہمیشہ یہی فرماتے رہے کہ فقیر ایسے مخلوط جلسوں کی صدارت نہیں

کرتا بلکہ سدا رد کرتا ہے آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نائب محدث اعظم پاکستان سیدی مولانا ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی صاحب علیہ الرحمۃ نے بھی صلح کلیت کے خلاف سلم جہاد بلند فرمایا، ساری حیات طیبہ اسی کو اپنایا اور آپ کی صداقت و استقامت میں کوئی فرق نہ آیا۔ کوئی سنی ملتا تو بخوشی اس سے ملتے کوئی وہابی دیوبندی ملتا تو اس سے ہاتھ نہ ملاتے، بد عقیدہ لوگوں سے میل جول کے سخت خلاف تھے اور یہی غیرت ایمانی کا تقاضا ہے۔ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ مولانا عبدالرشید اپنے مسلک اور عقیدے میں اتنے مضبوط اور ٹھوس نظریہ کے مالک تھے کہ جس نے بھی کسی بد عقیدہ سے معمولی بھی تعلق رکھا اس سے بھی میل جول اپنی غیرت ایمان کے منافی سمجھتے تھے۔

1977ء کے قومی اتحاد کے موقع پر بڑے بڑے نام نہاد علماء اس صلح کلیت کی رو میں بہہ گئے مگر سیدی نائب محدث اعظم علیہ الرحمۃ اس وقت بھی اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ اس موقع پر آپ ان لوگوں کے رد میں ”رشد رضا“ اور ”قومی اتحاد سے عدم موافقت کا سبب“ نامی کتب تصنیف فرمائیں جو اس وقت شائع بھی ہوئیں۔

آپ نے رد صلح کلیت پر مجاہد اسلام ضیغم اہل سنت مولانا محمد حسن علی رضوی صاحب مدظلہ العالی کی تصنیف لطیف ”گستاخوں سے اتحاد و اشتراک“ شائع فرمائی۔ یہ رسالہ اس وقت شائع کیا جب ملی یکجہتی کونسل جو کہ حقیقت میں ملی جلی کونسل تھی بنائی گئی تھی۔

آپ ساری حیات طیبہ میں فرماتے رہے کہ بد عقیدہ کی صحبت ہزار علانیہ کافر کی صحبت سے مضر ہے، ان کی صحبت سے ایمان کے ضیاع کا اندیشہ ہے اس لیے کہ شرح الصدور میں امام جلال الدین سیوطی الشافعی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دشمن شیعہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کا آخری

84017

وقت آیا عزیز اقرباء نے کلمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا کہ میں کلمہ شریف نہیں پڑھ سکتا اس لیے کہ یہ دو فرشتے ڈنڈے لے کر کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو زندگی میں سیدی عالمگیری رحمۃ اللہ علیہ کے صحابہ کرام کے دشمنوں کے ساتھ مجالست کرتا رہا اب تو کلمہ نہیں پڑھ سکے گا۔

(شرح الصدور، ص: ۲۲)

آپ نے ان لوگوں کا بھی رد کیا جو ان دشمنان دین کو کافر قرار نہ دیتے تھے، ان کی دشمنی رسول کے باوجود ان کو مسلمان قرار دیتے تھے اور ان دشمنان دین اور عاشقان مصطفیٰ کو ایک ہی صف میں کھڑا کرنا چاہتے تھے کہ جی سب مسلمان ہیں کلمہ گو ہیں۔ ایسے فتنہ پرور لوگوں کا بھی سیدی مرشدی نے شدید ردِ بلغ فرمایا اور ان میں پروفیسر طاہر القادری، پیر کرم شاہ، بھیروی، سائیں عبدالغفار، مٹھاپیر، صوفی برکت سالار والا، اور ریاض احمد گوہر شاہی وغیرہ شامل ہیں۔

صوفی برکت علی سالار والا کے رد میں فقیر کی کتاب خطرہ کی لال جھنڈی جب مکتبہ رضائے مصطفیٰ سے شائع ہوئی تو فقیر پر بہت خوش ہوئے اور سمندری شریف میں عرس مجدد اعظم کے موقع پر یہ کتاب پہلی دفعہ لائی گئی تو اس وقت مجمع عام میں تقریباً نصف گھنٹہ فقیر کو دعائیں دیتے رہے اور کتاب مذکورہ کی تعریف فرماتے رہے۔

قارئین کرام! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس سے انکار گویا دن کے وقت سورج کی دھوپ کے عین عروج کے وقت سورج کے طلوع ہونے سے انکار کرنے کے مترادف ہے کہ جس قدر اہل سنت و جماعت کو نقصانِ صلح کائیت کے اس فتنہ نے پہنچایا ہے شاید دوسری طرف سے ایسا نقصان اہل سنت کو نہ پہنچا ہو۔ اے کاش ہمارے علماء و مشائخ اس پر غور فرمائیں اور سیدنا امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ اور سیدی محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد علیہ الرحمۃ کے نقش قدم پر چلیں اس لیے کہ بد عقیدہ لوگوں کے ساتھ مجالست وغیرہ

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مارتے ہیں صبح اٹھ کر کہتے اتنے وہابی مار دیئے ہیں اور ان کا مشہور شعر ہے:

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو
تڑا تڑا جوتیاں تم ان کو مارو

اس قدر وہابیہ کے مخالف و معاند تھے جب ان کا وصال باکمال کا وقت آیا تو ان کے مریدین ان کے قریب بیٹھ کر سورۃ یسین شریف کی تلاوت شروع کرتے ہیں تو مولانا خیر دین صاحب فرماتے ہیں کہ میں خود اس کی تلاوت کروں گا، سورۃ یسین شریف کی تلاوت خود فرمائی۔ جب اس آیت پر پہنچے ”یٰلَیْتُ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَر لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ“ تو آنکھیں بند کر لیں دونوں گھٹنے دراز کر دیئے دس پندرہ منٹ بعد جسم کو سخت لرزا ہوا اور وصال باکمال فرما گئے۔ ان کے نماز جنازہ کا اتنا بڑا مجمع تھا کہ کلکتہ میں اتنا مجمع کبھی نہ ہوا تھا۔ مغرب کے بعد جنازہ اٹھایا گیا تمام سڑکیں پر ہو گئیں ناکے بند ہو گئے حالت یہ ہوئی کہ گھنٹوں تک صرف لوگوں کے ہاتھوں پر ہی جنازہ جاتا رہا کاندھے پر رکھنے کی نوبت ہی نہ آئی رات کے بارہ بجے تک پانچ مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی اس کے بعد چھٹی بار نماز جنازہ کے لیے اور ہزاروں لوگ آگئے بڑی سخت کوشش کے بعد ان کی تدفین کی گئی۔

(۲) سیدنا محدث اعظم پاکستان آفتاب علم و حکمت منبع رشد و ہدایت حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ کے جنازہ مبارکہ کو ہزاروں لاکھوں اپنوں اور بیگانوں نے دیکھا معلوم ہوتا تھا کہ کسی عاشق رسول ﷺ کا جنازہ جارہا ہے۔ جنازہ پر انوار و تجلیات کا نزول ہو رہا تھا اور اس کا مشاہدہ لوگوں نے خود کیا ہے اخبارات پر یہ خبریں ریکارڈ میں اب بھی محفوظ ہیں۔

(۳) شیر اہل سنت مجاہد اسلام مولانا مفتی محمد عنایت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ آف سائنگھ بل نے وصال باکمال سے قبل وصیت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد میرا جنازہ چوک میں رکھنا اور اعلان کرنا اے نبی کے دشمنو! دیکھو رسول اللہ ﷺ کا ایک عاشق دنیا سے جا رہا ہے اس کا چہرہ دیکھ لو۔ ہزاروں لوگوں نے دیکھا کہ مولانا کے چہرہ انور پر انوار و تجلیات کی برسات ہو رہی ہے۔

(۴) شہید ناموس رسالت مولانا محمد اکرم رضوی صاحب آف کاموکی علیہ الرحمۃ کی شہادت کے بعد ہزاروں لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ انور پر نور کی بارش ہو رہی ہے اس کے باوجود کے شدت کی گرمی تھی اور جب جنازہ کی نماز پڑھی جانے لگی تو آسمان پر بادل چھا گئے اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔

(۵) اور پھر ہمارے شیخ طریقت نائب محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابو محمد محمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ کا وصال باکمال بہت عظمتوں، رفعتوں اور شان و شوکت سے ہوا۔ اکثر احباب نے فقیر کو بتایا کہ آپ علیہ الرحمۃ نے اپنے آخری جمعۃ المبارک کے خطبہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے یہ اشعار مبارکہ نہایت تکرار کے ساتھ پڑھے:

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

جان دے دو وعدہ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ ﷺ کی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے اُلفت رسول اللہ ﷺ کی

اللہ اکبر ان اشعار مبارکہ میں سفر آخرت کی طرف اشارہ ہے گویا ہمارے شیخ
طریقت اپنے نور فراست سے اپنے وصال باکمال اور قبر میں جلوہ گری کا مشاہدہ فرما رہے
تھے۔ جمعرات کو نماز عشاء کی ادائیگی باجماعت فرمائی صاحبزادہ محمد غوث رضوی نے فقیر کو
بتایا کہ حضور والا اور ادو وظائف سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹ گئے۔ رات گیارہ بجے بلند آواز
سے کلمہ طیبہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ“ پڑھا اور پھر آہستہ آہستہ زبان سے حرکت
فرماتے رہے گویا بدستور کلمہ طیبہ کا ورد جاری تھا، کلمہ طیبہ کا ورد کرتے داعی اجل کو لبیک کہا
۔ تقریباً 18 گھنٹے بلا برف آپ کا جسد مبارک بالکل صحیح و سالم اور نہایت نرم رہا محسوس ہوتا
تھا کہ آپ فوت نہیں ہوئے سو رہے ہیں۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا آپ کے چہرہ انور
پر مسکراہٹ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ آخری دیدار کرنے والوں نے دیکھا کہ چہرہ مبارک پر
عجیب نورانیت اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر خلیفہ اعلیٰ حضرت
مولانا محمد جمیل الرحمن قادری علیہ الرحمۃ کا شعر زبان پر جاری ہو رہا تھا:

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد

میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

میں ہی نہیں متعدد علماء کہہ رہے تھے کہ آج مولانا ابو محمد محمد عبدالرشید صاحب کے

چہرے نے سارے ہی فیصلے کر دیے ہیں۔ جو لوگ کہتے تھے کہ جی یہ تو فلاں فلاں کے خلاف ہیں ہر وقت بد مذہبوں کے پیچھے ہی پڑے رہتے ہیں، حضرات! آج حضرت نائب محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے چہرہ مبارک نے یہ فیصلہ کر دیا کہ جن لوگوں کا یہ رد کرتے تھے خدا و رسول کی بارگاہ میں ان بے دین اور صلح کلی لوگوں کا رد کرنا ہی محبوب تھا، وہ بے دین اور صلح کلی اسی کے لائق تھے۔ آپ کے جنازہ مبارک میں خود فقیر نے متعدد لوگوں سے کہا کہ دیکھو حضرت کے چہرہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مسلک امام احمد رضا ہی حق ہے اور جو امام احمد رضا کے خلاف تحقیق پیش کرتا ہے وہ تحقیق نہیں تجہیل ہے۔

آپ کے جنازہ مبارک کا اجتماع بھی عظیم تھا۔ سمندری کی تاریخ کا مہمب سے بڑا جنازہ تھا۔ امام احمد بن حنبل کا قول اس پر صادق آتا ہے فرمایا ہمارے جنازے ہمارے اہل حق ہونے اور ہماری صداقت کی واضح دلیل ہیں۔

عرش پر دھوئیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

آخر میں فقیر حضرت صاحب کے مریدین و متعلقین سے گزارش کرتا ہے کہ اور اسے حضرت صاحب کا پیغام ہی تصور فرمائیں کہ اس پر فتن دور میں بد عقیدگی کے طوفان اور گمراہی کی آندھیاں زوروں پر ہیں، وہابیت دیوبندیت شیعیت اور فتنہ عظیمہ صلح کلیت نے اہل سنت اور امام احمد رضا کے مسلک کے خلاف محاذ کھول رکھا ہے۔ آئیں آج ہم عہد کریں کہ اپنے حضرت صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان تمام بد مذہبوں کے خلاف ہر ممکن جہاد کریں گے اور ان تمام فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے، سیدی امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ مبارک کے سامنے کسی ٹیڈی محقق کی جدید تحقیق کو ہرگز تسلیم نہ

کریں گے، مسلک امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی ترویج و اشاعت کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ حضور سیدی شیخ طریقت قبلہ ابو محمد محمد عبدالرشید علیہ الرحمہ نے دورانِ حیات ظاہری عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کے فروغ اور مسلک شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ترویج کا جو بیڑا اٹھا رکھا تھا، انہیں کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے صلحاء کی ایک جماعت ہمہ تن شب و روز مصروف عمل ہے۔ نتیجہ ان کی پہلی کوشش کتاب رشد الایمان (جدید تخریج شدہ) کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ علاوہ ازیں حضرت صاحب علیہ الرحمہ کی دیگر تصانیف بھی جلد ہی پوری آب و تاب کے ساتھ آپ کے پیش نظر ہوں گی۔ جب کہ کتاب مستطاب رشد الایمان کا ”گفٹ ایڈیشن“ و ”انگلش ایڈیشن“ بھی جلد منظر عام پر آ جائے گا۔ اس کے علاوہ حضرت صاحب علیہ الرحمہ کا قائم کردہ مدرسہ برائے طلباء و طالبات جس میں سالانہ دورہ تفسیر و حدیث و قرأت و تجوید کرایا جاتا تھا اب بھی پوری تابانیوں کے ساتھ رواں دواں ہے:

احمد رضا کے فیض کا در ہے گھلا ہوا

ہے قادری فقیروں کے جھنڈا گھڑا ہوا

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب سجادہ و سرپرست اعلیٰ جناب ابوالحسن محمد غوث رضوی صاحب نیز مدرسہ کے ناظم اعلیٰ پیر طریقت صاحبزادہ محمد نعیم احمد رضا صاحب اور حضرت صاحب کے جملہ شاگرد و خلفاء کے علم و عمل، جاہ جمال میں ہر آن ہر گھڑی اضافہ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(مولانا) محمد کاشف اقبال مدنی

شاہ کوٹ